کتابخانه جامع

مرکز جهانی علوم اسلامی

مدرسه عالی فقه و معارف اسلامی

پایان نامه کارشناسی ارشد

رشته فقه و معارف اسلامی

عنوان:

امام حسین علیه السلام اور عاشورا

(مولف: محمد صحتی سردرودی)

(ترجمهٔ کتاب "امام حسین ع و عاشورا)

استاد راهنما:

حجة الاسلام آقای کلب صادق خان اسدی مدظله

استاد مشاور:

حجة الاسلام آقای محمد رمضانی مد ظله

دانش پژوه:

آقای عباس علی قنبری

سال ۱۳۸۴

کتابخانه جامع مرکز جهانی علوم اسلامی
شماره ثبت: ۴۹
تاریخ ثبت:

بسم الله الرحمن الرحیم

انتساب

میں اپنی اس حقیر سعی وکوشش کو چہاردہ معصومین علیہم السلام سے منسوب کرتا ہوں۔

عباس علی قنبری

اظہار تشکر

میں مرکز جہانی علوم اسلامی کا شکرگزار ہوں جس نے طلاب کے لئے تالیف اور ترجمہ کرنے کا ایک اچھا موقع فراہم کیا۔

بالخصوص استاد راہنما جناب حجۃ الاسلام آقای کلب صادق خان اسدی اور استاد مشاور جناب حجۃ الاسلام آقای محمد رمضانی اور ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے حقیر کی اس کام میں مدد اور حوصلہ افزائی فرمائی۔

عباس علی قنبری

عرض مترجم

صدیوں سے دین مقدس اسلام کے خلاف سازشوں کے جو جال بچھائے گئے ان میں سے ایک بنیادی مطلب یہ تھا کہ دین کے حقیقی معانی، معارف اور مفاہیم کو بدلنے کی کوشش کی گئی. جس کے نتیجہ میں دین کی حقیقت واضح نہ ہوسکی. انہی نکات میں سے ایک بنیادی نکتہ رسول خداؐ کی طرف جھوٹی حدیثوں کی نسبت ہے۔

آج عالم اسلام میں عقائد اور بدعتوں کے سلسلے میں جو جنگ جاری ہے. اس کا سبب قران کریم اور سنت نبوی سے صحیح طور پر استفادہ نہ کرنا ہے اگر ہم قرآن کریم کو کما حقہ اور حدیث نبوی کو اچھی طرح سمجھ کر عمل کرنے کی کوشش کریں اور اپنے عقائد کی اصلاح کریں تو ہمارے درمیان سے بدعتوں کا خاتمہ ہوسکتا ہے اور ہم صحیح دین مبین اسلام کو سمجھ سکتے ہیں اور ہماری دنیا و آخرت سنور سکتی ہے، اس کتاب کا ترجمہ ہم نے اسی لئے کیا ہے تا کہ وہ احادیث جو واقعہ کربلا اور سرکار سید الشہداء کی صحیح عکاسی کرتی ہیں انھیں اردو داں طبقہ کے سامنے پیش کیا جائے اور دین سے بے بنیاد اور باطل عقائد کو جدا کر دیا جائے، خداوند کریم سے دعا ہے کہ اس ناچیز کاوش کو قبول کرے۔

عباس علی قنبری

تقدیر و تشکر

حمد و ثنای مخصوص آن موجود ازلی و ابدی است که افتخار پیروی از پیامبر (ص) و اهلبیت شان را نصیب ما نموده ، و آنان را بهترین الگوی زندگی قرار داده است .

پس از حمد و ثنای حضرت حق ، لازم می دانم از همه مسئولین محترم امور پایان نامه مرکز جهانی علوم اسلامی که این فرصت را برای طلاب فراهم نمودند .و تمامی دوستانی که در تکمیل این ترجمه کتاب یاری نموده اند ، خصوصا از استاد گرانقدر راهنما حجۀ الاسلام والمسلمین آقای کلب صادق اسدی و استاد گرانقدر مشاور حجۀ الاسلام والمسلمین آقای محمد علی رمضانی که بعنوان اساتیذ راهنما و مشاور ، با رهنمائی و مشاوره های خویش به ثمر رساندن این ترجمه یاری نمودند.

و همچنین استاد گرانقدر حجۀالاسلام والمسلمین آقای سید احتشام عباس زیدی که در بعضی مطالب مشکل ما را یاری فرمودند و بعنوان داور تشریف آوردند. و از همه تقدیر و تشکر می نمایم.

عباس علی قنبری

چکیده مطالب :

گردش تاریخ وضع عمومی تعلیمات و پرورش روحی شیعه را به مجالس و محافل عزاداری امام حسین (ع) کشانیده است .و تعلیمات عمومی مذهب شیعه، همان مطالبی است که در این محافل بعنوان روضه خوانی و سخنرانی دینی و سینه زنی به مردم تعلیم می شود و عموم مردم شیعه از زن و مرد ، کوچک و بزرگ پیر و جوان رغبتی وافر به حضور در این محافل دارند واین هم خود از کرامات حضرت ابی عبدالله الحسین (ع) محسوب است که جهان شیعه را شیفته و دلباخته خود کرده است .این گونه محافل و مجالس در این روزگار ، اساس پرورش روحی جامعه شیعه گردیده است .

و لازم است که مطالبی که وعاز و محدثین و عموم اهل منبر تحویل مردم می دهند تا حد امکان درست و صحیح و معتبر باشد، و از این رو ، هدف پرورشی آنحضرت که راستی و درستی بوده است محقق گردد.

ترجمه این کتاب را به زبان اردو انتخاب کردم چونکه این مقتل هم دارای مزیت های مهمی است که من در اینجا به برخی از آنها اشاره می کنم وتفصیل و تحقیق بیشتر را به جستجو در متن کتاب وا می گزارم.

عمده مطالب این مقتل (که حدودا ۹۰ در صد آن را تشکیل می دهد) از احادیث و اخبار ماثوری است که از پیشوایان پاک دینی و چهارده معصوم علیهم السلام بویژه امام سجاد (ع) ، امام صادق(ع) و امام رضا (ع) نقل شده است .

همه اخبار و احادیث این مقتل به صورت مستند و با ثبت دقیق اسناد و سلسله راویان نقل شده.

این مقتل از لحاظ زمانی به عصر عصمت و زمان حضور امامان معصوم (ع) نزدیک است .

شیخ صدوق در نیمه نخست قرن چهارم هجری می زیست به واسطه پدر یا یک دو واسطه دیگر که همگی شناخته شده و موثق هستند ، به اصل سخن و منبع نور و عصمت می رسد ، و این مقتل از این نظر نیز بی مانند و بی نظیر است .و تمام احادیث و روایاتی که در این مقتل از چهارده معصوم (ع) نقل شده است آوردیم و به زبان اردو ترجمه کردیم .

در فصل اول : امام حسین (ع) در عصر پیامبر (ص)، روایت رویای ام ایمن ، نجات فطرس و داستان دردائیل ، و معرفی خود امام حسین (ع) نیز آنحضرت و امام حسن (ع) از زبان رسولخدا(ص).

فصل دوم : اخبار آسمانی و پیش گوئی از شهادت امام حسین (ع).نیز پیش گوئیهای پیامبر (ص) و امام علی (ع) از شهادت امام حسین (ع).

فصل سوم : حرکت سیدالشهدا از مدینه و واقعات در طول حرکتش تا وصف شهیدان.

فصل چهارم: شهادت امام حسین (ع) ، و عاشورا روز عزا و ماتم است و روز عاشورا به روایت امام رضا(ع) ، و پیشوای شهیدان در قتلگاه.

فصل پنجم : تاثر روح نبی (ص) از شهادت امام حسین (ع) و گریه موجودات بعد از شهادت سیدالشهدا و اسارت اهلبیت (ع) .

فصل ششم : ندبه و نوحه در سوگ سرور آزادگان ، و فضیلت گریه بر سیدالشهدا (ع) ، نیز آنحضرت اسوه رسولان است و امام سجاد (ع) پیام آور عاشورا است .

فصل هفتم : فضیلت زیارت امام حسین (ع) و توصیه به زیارت سیدالشهدا (ع) ، و مزار سیدالشهدا جایگاه زیارت انبیاء و ملائکه است ، فضیلت تربت سیدالشهداء.

فصل هشتم : عاشورا و قیام قائم (عج) و خونخواهی حضرت زهراء (س) در روز قیامت.

فصل نهم : در باره خدا شناسی ، امامت ، و خصومت بنی امیه .

مقدمہ

عاشورا کی اہمیت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام اور حسن مجتبیٰ کے بعد امام حسین علیہ السلام تمام مسلمانوں خصوصاً شیعوں کے درمیان ایک دینی پیشوا کی حیثیت سے مشہور و معروف ہیں. آج انھیں اور عاشورا کو ہر چیز سے زیادہ یاد کیا جاتا ہے۔

انسانوں پر ظلم وستم ہو رہا تھا اور عدل وانصاف کا نام ونشان نہ تھا، ریا کاری عام تھی، آزادی کا فقدان تھا، امام حسینؑ ظلم مٹانے عدالت و آزادی کو عام کرنے کے لئے اٹھے لہذا عاشورا کو ایک خاص اہمیت حاصل ہوگئی۔

عاشورا کو اگر صحیح طور پر روشناس کرایا جائے تو یہ واقعہ ہر واقعے کے مقابلے میں سب سے زیادہ ستمگروں اور ریا کاروں کو رسوا کر سکتا ہے اسی طرح عاشورا کے واقعات کو بیان کرنا ایسے انسانوں کے لئے جو جان بوجھ کر ظلم وستم سہنے کے خوگر ہو چکے ہیں اور جنھوں نے جبر اور ریا کے سامنے سر تسلیم خم کر کے قانونی طور پر اسے قبول کرلیا ہے، عاشورا انھیں آزادی اور قیام پر اکساتا ہے۔

بنیادی طور پر ''مظلوم معصوم'' اور ''سچے شہید'' کے مصائب جو حقیقت میں مظلوموں اور

فہرست

عنوان .... صفحہ نمبر

۔مقدمہ ۱
۔عاشورا کی اہمیت ۱
۔تحقیق کا مقصد ۳
۔مقتل نگاری کی تاریخ ۵
۔مقتل شیخ صدوقؒ ۸
۔مقتل شیخ صدوقؒ کے نمایاں آثار ۸
۔قیام عاشورا کے متعلق شیخ صدوقؒ کا نظریہ ۱۰
۔اس تحقیق کی روش ۱۱
پہلی فصل
۔جناب ام ایمن کا خواب ۱۵

۔طیب وطاہر ولادت ۱۷

۔فطرس کا واقعہ............ ۱۷

۔دردائیل کا واقعہ............ ۱۹

۔امام حسین علیہ السلام کا نام مبارک............ ۲۵

۔کلام کرنے پر تکبیر کا کہنا ۳۲

۔امام حسین علیہ السلام کے بچپنے کا ایک واقعہ ۳۴

۔آپ کا روزہ رکھنا اور بچپنے میں آپ کا ایثار ۴۰

۔امام حسین علیہ السلام نے خود اپنا تعارف کرایا............ ۴۹

۔ہدایت کا چراغ اور نجات کی کشتی............ ۵۵

۔امام حسین علیہ السلام کی منزلت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں ۵۸

دوسری فصل

۔آسمانی خبریں اور پیشین گوئیاں............ ۶۵

۔پیغمبر اسلام کی پیشین گوئیاں............ ۶۵

۔مسلم بن عقیل کی شہادت کے متعلق پیغمبر اسلام کا خبر دینا............ ۸۱

۔امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے متعلق حضرت علی علیہ السلام کا خبر دینا............ ۸۲

۔امام حسین علیہ السلام کی شہادت امام حسن علیہ السلام کی زبانی ۹۴

۔عظمت امام حسینؑ دوسرے مذاہب کی نگاہ میں ۹۵

۔صحیفۂ آسمانی (حدیث قدسی)............ ۹۹

تیسری فصل

- انکار بیعت.. ۱۰۵
- مدینہ سے روانگی.. ۱۰۸
- منزل بہ منزل قافلہ کا تیزی سے بڑھنا.......................... ۱۱۰
- انصار کے درمیان امام حسین علیہ السلام کی گفتگو ۱۱۳
- حر بن یزید ریاحی کے لشکر سے ملاقات.......................... ۱۱۴
- منزل قطقطانہ.. ۱۱۷
- منزل قصر بنی مقاتل.. ۱۱۸
- کربلا میں امام حسین علیہ السلام کا وارد ہونا.................... ۱۲۰
- شب عاشور... ۱۲۱
- صبح عاشور... ۱۲۴
- بریر بن خضیر ہمدانی سے امام علیہ السلام کی گفتگو............... ۱۲۷
- امام حسین علیہ السلام کا اتمام حجت کرنا......................... ۱۲۹
- حر بن یزید ریاحی کا توبہ کرنا.................................. ۱۳۲
- زہیر بن قین کی شہادت... ۱۳۴
- حبیب بن مظاہر کی شہادت....................................... ۱۳۴
- شہادت عبداللہ بن ابی عروۂ غفاری.............................. ۱۳۵
- شہادت بریر بن خضیر ہمدانی................................... ۱۳۵
- شہادت مالک بن انس کاہلی..................................... ۱۳۶
- شہادت ابوالشعثاء الکندی....................................... ۱۳۷

۔شہادت عبداللہ بن عمیر..۱۳۷

۔شہادت نافع بن ہلال..۱۳۸

۔شہادت عبداللہ بن مسلم..۱۳۹

۔جناب علی اکبراور جناب قاسم بن حسنؑ کی شہادت..۱۴۰

۔حضرت عباس، وفاداری اور ایثار کا نمونہ..۱۴۱

۔شہداء کے حالات..۱۴۴

چوتھی فصل

۔موت کی وضاحت اور اس کا اشتیاق..۱۴۹

۔امام حسین علیہ السلام مقتل میں..۱۵۰

۔بے شمار زخم..۱۵۴

۔امام حسین علیہ السلام کی انگوٹھی..۱۵۴

۔امام حسین علیہ السلام کی وصیت..۱۵۷

۔خیام حسینی کی تباہی..۱۵۸

۔روز عاشور، امام رضا علیہ السلام کی روایت کے مطابق..۱۵۹

۔روز عاشور، روز عزا و ماتم..۱۶۵

۔خدا کی قسم حسین علیہ السلام قتل کر دیئے گئے..۱۶۹

پانچویں فصل

۔شہادت امام حسین علیہ السلام کا روح نبی پر اثر..۱۷۵

۔آسمان کا گریہ کرنا..۱۷۶

۔جنوں کا سوگوار ہونا ۱۷۷
۔اس عظیم حادثہ کے بعد ۱۷۸
۔ابن زیاد کے دربار میں ۱۸۱
۔یزید بن معاویہ کے دربار میں ۱۹۰
۔زندان شام میں ۱۹۳
۔جناب مسلم کے بچوں کے حالات ۱۹۴
چھٹی فصل
۔''ذبیح اللہ'' پر گریہ کرنا ۲۰۵
۔امام حسین علیہ السلام اسوۂ انبیاء ۲۰۷
۔''أنا قتيل العبرة'' (میں کشتۂ گریاں ہوں) ۲۰۹
۔سید الشہداء علیہ السلام کی شان میں مرثیہ خوانی ۲۱۰
۔امام حسین علیہ السلام کے چاہنے والے ۲۱۳
۔امام حسین علیہ السلام پر گریہ کرنے کا ثواب ۲۱۴
۔پیاس کے وقت امام حسین علیہ السلام کو یاد کرنا ۲۱۵
۔امام سجاد علیہ السلام پیغام عاشورا کے مبلغ اور رہبر ۲۱۶
ساتویں فصل
۔کربلائے معلی کے متعلق امام علیؑ کی پیشین گوئی ۲۲۳
۔کربلائے معلی کے فرشتے ۲۲۳
۔زیارت امام حسینؑ کی تاکید ۲۳۱

۔زیارت کرنے کا ثواب.................................. ۲۴۳

۔امام حسینؑ کی زیارت کرنا حج وعمرہ کے برابر ہے.................. ۲۴۳

۔عرفہ کے دن امام حسینؑ کی زیارت.................................. ۲۵۳

۔پندرہ شعبان کو امام حسینؑ کی زیارت.................................. ۲۵۶

۔آداب زیارت.................................. ۱۵۷

۔حالت تقیہ میں امام حسینؑ کی زیارت.................................. ۲۶۳

۔دور سے امام حسینؑ کی زیارت.................................. ۲۶۴

۔شہدائے کربلا کی زیارت.................................. ۲۶۶

۔زیارت الوداع.................................. ۲۶۶

۔حریم روضۂ امام حسینؑ.................................. ۲۶۸

۔حرم امام حسینؑ کا تقدس.................................. ۲۶۰

۔خاک شفا.................................. ۲۷۰

۔خاک شفا پر سجدہ اور اس کی تسبیح.................................. ۲۷۱

آٹھویں فصل

۔نومعصوم اماموں کے باپ.................................. ۲۷۵

۔قیام حضرت مہدی (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) اور عاشورا.................. ۲۸۵

۔اس دنیا میں ظالموں کا انجام.................................. ۲۹۷

۔خداوند عالم امام حسینؑ کے قاتلوں کو نہیں بخشے گا.................. ۳۰۰

۔آخرت میں ظالموں پر سخت عذاب.................................. ۳۰۱

۔قیامت کے دن حضرت زہراء سلام اللہ علیہا مظلوموں کا انتقام لیں گی.................... ۳۰۵
نویں فصل
۔امام حسینؑ کی صحیح معرفت کی وضاحت.................... ۳۱۹
۔خداشناسی کے متعلق.................... ۳۲۰
۔دعائے باران.................... ۳۲۶
۔دنیااور آخرت کی بھلائی.................... ۳۲۸
۔بنی امیہ سے دشمنی.................... ۳۲۹
۔منافقین کے لئے بددعا.................... ۳۳۰
۔امامت اور عوام کے معاملات.................... ۳۳۱
۔آداب اور نصیحتیں.................... ۳۳۴
۔فہرست منابع متن.................... ۳۴۱
۔منابع تحقیق وتوضیح.................... ۳۴۳

مقدمہ

عاشورا کی اہمیت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام اور حسن مجتبیٰ کے بعد امام حسین علیہ السلام تمام مسلمانوں خصوصاً شیعوں کے درمیان ایک دینی پیشوا کی حیثیت سے مشہور ومعروف ہیں. آج انھیں اورعاشورا کو ہر چیز سے زیادہ یاد کیا جاتا ہے۔

انسانوں پر ظلم وستم ہورہا تھا اور عدل وانصاف کا نام ونشان نہ تھا، ریا کاری عام تھی، آزادی کا فقدان تھا، امام حسینؑ ظلم مٹانے عدالت وآزادی کو عام کرنے کے لئے اٹھے لہذا عاشورا ایک خاص اہمیت حاصل ہوگیا۔

عاشورا کو اگر صحیح طور پر روشناس کرایا جائے تو یہ واقعہ ہر واقعے کے مقابلے میں سب سے زیادہ ستمگروں اور ریا کاروں کو رسوا کرسکتا ہے اسی طرح عاشورا کے واقعات کو بیان کرنا ایسے انسانوں کے لئے جو جان بوجھ کر ظلم وستم سہنے کے خوگر ہو چکے ہیں اور جنھوں نے جبر اور ریا کے سامنے سر تسلیم خم کر کے قانونی طور پر اسے قبول کرلیا ہے، عاشورا انھیں آزادی اور قیام پر اکساتا ہے۔

بنیادی طور پر ''مظلوم معصوم'' اور'' سچے شہید'' کے مصائب جو حقیقت میں مظلوموں اور

محروموں کی صدائے احتجاج ہے، کو بار بار دہرانا، قصر جبر و استبداد کے لرزہ دینے کا باعث ہے۔

اس طوفان کی موجیں ظلم و ستم کی بنیادوں کو ہلاسکتی ہیں اور جب تک ظلم اور ریا کاری میں گھرے ہوئے انسانوں کو نجات نہ دلادے یہ طوفان تھمنے والا نہیں ہے۔

لیکن جو چیز عاشورا کے لئے خطرہ ثابت ہوسکتی ہے وہ ایسے خرافات ہیں جو یکی بعد دیگر پیدا ہوتے رہتے ہیں اور وہ اتنی وسعت پاسکتے ہیں کہ ''مقتل مظلوم'' سے ''مسند ظالم'' کو مستحکم بناسکتے ہیں، ایسی صورت میں ''معصوم اور سچے شہید'' کی بات کسی مظلوم کے درد کی دوا نہیں کرسکتی، بلکہ ریا کاروں کے لئے زیادہ سودمند ثابت ہوگی اور صرف ظالموں کو فائدہ پہنچائے گی۔

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ایک عرصے سے جاہل افراد کی جانب سے کربلا کے حقائق کو بدلنے کی کوشش کی جارہی ہے. اسی لئے دلسوز علماء و مفکرین پر لازم ہے کہ وقت کے ہاتھ سے نکلنے سے پہلے اس کا سدّ باب کریں ورنہ مظلوموں اور محروموں کی معنوی اور لذت بخش آہ ان سے چھن جائے گی پھر کوئی نور افشانی کرنے والی فریاد باقی نہ رہے گی اور نہ ہی ظالم کو رسوا کرنے والی کوئی آواز بلند ہو سکے گی، خدا نہ کرے وہ دن آئے۔

راقم الحروف کو برسوں سے اس دینی اور ثقافتی المیہ پر شدید افسوس تھا اور اس سلسلے میں کچھ عرصہ پہلے ''تحریف شناسی عاشورا'' اور امام حسینؑ کی زندگی کے عنوان سے ایک تحقیق جو سالہا سال کی کاوشوں کا نتیجہ ہے، کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا. اسی طرح تین سال پہلے عاشورا کے بارے میں تاریخ کے مختلف ادوار میں جو تجزیے کئے گئے ہیں، ان پر شہید فاتح کے نام سے مؤلف کی ایک تحقیق طباعت کے لئے تیار ہے. یہ دو علمی آثار ۱۳۸۰ش ''تحقیق عاشورا'' کے ایک کلی اور مجموعی عنوان کے تحت ((دبیر خانہ دین پژوہان کشور)) کی جانب سے منتخب شدہ کتابوں میں شامل تھے اور انھیں انعام کا مستحق قرار دیا گیا تھا جس کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے. اس کے باوجود یہ کتابیں ابھی تک زیور

طبع سے آراستہ نہیں ہوسکیں. امید ہے کہ بہت جلد ہی اس کام کی توفیق میسر ہوجائے گی۔

بہرحال راقم کی جانب سے امام حسین علیہ السلام اور عاشورا کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے ان کے علاوہ یہ تیسری مفصل تحقیق ہے جو عاشورا کے موضوع پر تدوین کی گئی ہے. اس تحقیق میں ہمارا مقصد یہ ہے کہ پانی کو اس کے منبع اور سرچشمہ سے لیا جائے. کیونکہ یہ شفاف پانی وقت کے دھارے کے ساتھ بہتا گیا اتنا ہی گدلا ہوتا گیا، یہاں تک کہ صراحت اور افسوس کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ ایسی کتابیں بھی موجود ہیں جو امام حسین علیہ السلام پر لکھی گئیں ہیں لیکن انھیں ''مقتل حسینؑ'' کے بجائے ''قاتل حسینؑ'' کہنا بیجا نہ ہوگا؛ ایسی بعض کتابیں جو امام حسینؑ کی مظلومیت میں اضافہ کا باعث ہیں، ان میں غور و خوض سے آنکھیں نمناک اور دل غمگین ہوجاتا ہے۔

بس كه ببستند بر او برگ و ساز   گرتو ببینی نشناسیش باز

تحقیق کا مقصد

جس طرح کچھ سوالات کے جوابات کے لئے کوئی تحقیق کی جاتی، اسی طرح یہ کتاب بھی کچھ سوالات کے جوابات کی تحقیق کا نتیجہ ہے، وہ سوالات درج ذیل ہیں:

ا۔ کیا مقتل امام حسین علیہ السلام کے بارے میں روایت ''ابومخنف'' ابوجعفر طبری کے علاوہ کوئی دوسری روایت نہیں؟ جب کہ وہ شیعہ مورخ نہیں ہے۔

۲۔ کیا شیعہ علماء کے ذریعہ واقعۂ کربلا کو بیان کرنا صرف ''الملھوف، مولف سید ابن طاووس، (۶۶۴ھ) اور ''مثیر الاحزان، مؤلف: ابن نما حلی، ۶۴۵ھ'' ہی میں منحصر ہے جو تاریخ عاشورا کے چھ سو سال بعد لکھی گئی ہیں۔ (۱)

(۱) ابن طاووس، ابن نما حلی کے شاگرد تھے اور یہ دونوں شخصیتیں ساتویں صدی ہجری میں تھیں.

۳۔ اگر کوئی عاشورا کے واقعات کو شیعہ علماء کی کتابوں سے مطالعہ کرنا چاہے تو کیا اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ شیخ مفید کی کتاب ''الارشاد'' یا ابن شہر آشوب کی کتاب ''مناقب'' اور نیشاپوری کی کتاب ''روضۃ الواعظین'' کو دیکھے؟

جبکہ ''الارشاد'' کا مقتل والا حصہ مجمل طور پر بیان کیا گیا ہے اور اس میں ''مدائنی'' اور ''کلبی'' سے استناد کیا گیا ہے حالانکہ ان میں سے ایک ہی غیر شیعہ ہے لیکن یہ بھی معین نہیں ہے کہ کون شیعہ اور کون غیر شیعہ ہے۔(۱)

اور ''مناقب و روضۃ الواعظین'' جیسے مقاتل واقعۂ عاشورا کے چھ سو سال بعد وجود میں آنے کے ساتھ ساتھ انتہائی مجمل، مختصر، بکھرے مطالب اور غیر مستند ہیں۔

۴۔ کیا شیعہ میراث اور اصول کی تدوین کے زمانہ میں معصومین علیہم السلام سے منقول روایات کی روشنی میں سچے اور حقیقی علما نے مقتل امام حسین علیہ السلام کی تدوین نہیں کی تھی؟

۵۔ اور اب عاشورا کی رائج تفاسیر اور گذشتہ تفسیروں میں کیا فرق ہے اور ان میں کس قسم کا تضاد پایا جاتا ہے؟

بیشک شیخ صدوقؒ نے امام حسین علیہ السلام کی زندگی اور عاشورا کے بارے میں کئے گئے بے شمار سوالات کے جوابات دیئے ہیں۔

---

(۱) لؤلؤ و مرجان، محدث نوری، ص ۱۷۸